خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
- جون 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
فون : 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5754

جلد 45-80 نمبر 132 | جمعرات - 16 محرم - 1416ھ '15 احسان 1374ھش '15 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ و بخشش طلب کرنے میں مصروف رہو

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے بد اثرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔ یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ اس بات کے حریص اور آرزومند نہیں ہوتے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور اس کی تعریفیں کریں بلکہ ان لوگوں میں طبعاً" مخفی رہنے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ دنیا سے الگ رہنے میں راحت سمجھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مامور ہونے لگے تو انہوں نے بھی عذر کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں رہا کرتے تھے۔ وہ اس کو پسند کرتے تھے۔ مگر اللہ خود ان کو باہر نکالتا ہے اور مخلوق کے سامنے لاتا ہے۔ ان میں ایک حیا ہوتی ہے۔ اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے' اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں' لیکن وہی انقطاع اور صفائی قلب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کو پسندیدہ بنا دیتی ہے اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷)

ذکر الٰہی کی جان اللہ تعالیٰ کی سچی محبت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے"۔

بہت پیاری بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبدالقادر جیلانی سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر یہ پہن اور یہ پہن۔ میں وہ نہیں پہنتا یہ ہے ضرورت کا دعا بننا اور پھر دعا کا قبول ہو جانا۔ ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبدالقادر سے برتر بزرگ انبیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر اپنی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس تمنا کو نہیں بھلایا۔ اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبدالقادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیویاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہیں اور ذہین ہوں تو وہ خود دیکھ کر کہتے ہیں اگر ماں ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی اس بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کرکے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے اور یہ بات اللہ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ ۲۵- مارچ ۹۴ء)

درخواست دعا

○ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کو یکم اور دو مئی کی درمیانی رات دل کا دورہ پڑا۔ اگلے روز آپ کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ آٹھ دن تک زیر علاج رہنے کے بعد گھر جانے کی اجازت دی گئی۔ طبیعت اب خدا کے فضل سے بہت بہتر ہے۔

مکرم مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ ہسپتال میں قیام کے دوران عملہ نے میرے ساتھ نہایت محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔ بہت سے دوست بھی عیادت کے لئے ہسپتال اور پھر گھر پر آتے رہے ان سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

احباب سے درخواست ہے کہ محترم مولانا صاحب کی کامل صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد مکمل صحت عطا کرے اور کام کرنے والی لمبی فعال زندگی سے نوازے۔

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان اطلاع دیتے ہیں۔

مورخہ 95-6-12 کو شام پانچ بجے خاکسار کی اہلیہ کو پھر دورہ پڑا۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر تین دورے پڑے۔ انہیں CMH نوشہرہ میں داخل کروا دیا گیا ہے جہاں پر وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ دائیں طرف جو پہلے ہی کمزور تھی مزید کمزور ہو گئی ہے فالج کا اثر ہے یا نہیں اس بارہ میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

علاج ہو رہا ہے لیکن شفا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور خاکسار کی اہلیہ کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے ہوئے لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

○ ڈینٹل ڈاکٹرز کی ایک ٹیم لاہور سے ہر جمعہ مورخہ ۹۵-۶-۱۶ صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تا اطلاع ثانی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا کر دانتوں کے مریضوں کا معائنہ و علاج کیا کرے گی۔

ضرورتمند احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال -- ربوہ)

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

15- احسان 1374 ہش   15 - جون 1995ء

دنیا فانی ہے

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ یہ دنیا فنا کا مقام ہے تو یقیناً اس کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ وہ مال و زر کے پیچھے نہیں بھاگے گا۔ وہ جائیدادوں کے جھگڑے میں نہیں پڑے گا۔ وہ اعلیٰ مناصب کا بھی اتنا خیال نہیں کرے گا کہ اس کی نیندیں حرام ہو جائیں جیسے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر پر جاتے ہیں تو ہمارے پاس نہایت تھوڑا سا سامان ہوتا ہے۔ ہم اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ جن چیزوں کی اشد ضرورت نہ ہو وہ اٹھائی ہی کیوں جائیں اور اس طرح اپنے بوجھ کو کم کر لیتے ہیں۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے اور یہ اس کی کتنی بڑی غلطی ہے کہ اسے اسی دنیا میں رہنا ہے۔ یہیں سب کچھ اکٹھا کرنا ہے اور اسے اپنی ملکیت بنا کر اپنے لئے ہر قسم کی آسانی پیدا کرنی ہے۔ حالانکہ اس طرح چیزوں کی ملکیت بنا کر آسانی نہیں بلکہ مشکلات پیدا کی جاتی ہیں جتنی تگ و دو وہ اس دنیا کے لئے کرتا ہے اگر اتنی ہی تگ و دو وہ آخرت کے لئے کرے جہاں اسے واقعی رہنا ہے اور چند روز کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے رہنا ہے۔ جہاں اسے حقیقی امن و امان اور عیش و عشرت کی ضرورت ہے۔ عیش و عشرت جو روحانی تسکین سے ملتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرے تو یقیناً اس دنیا میں قیام بھی آسان ہو جائے زیادہ بوجھ اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے زیادہ تگ و دو کرنے کی ضرورت نہ پڑے اور دوسری دنیا بھی اس کے لئے آرام دہ بن جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو۔ بلکہ آخرت کی فکر کرے۔ جو ابدی ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے۔ اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا۔ اور اس پر نہیں چلتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا"

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے جو ضروریات اسے پیش آتی ہیں ان کو مہیا کرنے کی بھی کوشش نہ کرے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ اسی مقام کا ہو کر رہ جائے۔ یہاں کی ہر چیز کو سمیٹنا چاہے اور اس کے لئے دن رات ایسی تگ و دو کرے کہ خدا بھی اسے بھول جائے۔ آخرت پر ایمان بھی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ اس کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاویں۔ اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات وہ اس کی مرضی پر چلنے کو مشکل سمجھے۔ لیکن اول تو وہ حقیقی مشکل نہیں ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے وہ انسانوں پر اتنا بوجھ نہیں ڈالتا جتنا وہ اٹھا نہ سکیں۔ لیکن اگر اپنی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے وہ کسی بات کو مشکل بھی سمجھے تو اس کا فرض ہے کہ اس پر چلے۔ کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لایا ہے اور اس کی مرضی کو مقدم کرنا چاہتا ہے تو پھر جیسے کیسے بھی ہو اسے اس کی مرضی کو مقدم ہی کرنا چاہئے۔ اور اگر وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب بندوں میں شامل کر لیتا ہے اس کا والی بن جاتا ہے اور اس کی ضروریات بن مانگے پوری کرنے لگتا ہے۔ یہ تو ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ اگر آپ کسی کے دوست ہوں اور اس کی مرضی کو مقدم کریں تو وہ آپ پر فریفتہ ہو جائے گا۔ وہ آپ کی ہر بات مانے گا۔ آپ کی ہر ضرورت پوری کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ہماری ہر ضرورت پوری کرنے پر تیار ہو جائے۔ تو ہمیں اور کیا چاہئے۔ پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق انسان اسی دنیا کا نہ ہو کر رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے اور خوش دلی کے ساتھ اس کی مرضی کو مقدم کرے۔ وہ یقیناً دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کے لئے آسانیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کر دیتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کو ہمیشہ مقدم کریں۔ اس کی رضاء پر چلیں اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر وہ کچھ کریں جو ہم سے کیا جا سکتا ہے۔ اور مزید کی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہیں۔

ان کی ہر بات ہے اک مشعلِ رہ میرے لئے
ڈھال کی طرح بنے ہیں وہ پنہ میرے لئے
خود اٹھاؤں قدم اپنا تو غلط اٹھتا ہے
بات یہ ایسی ہے جیسے کہ گنہ میرے لئے

ابوالاقبال

اس میں پوشیدہ ہے اِک جذب و اثر کا پہلو
آزماؤ تو کبھی اپنی نظر کا پہلو

کتنا تاریک ہے یہ خُوئے بشر کا پہلو
ڈھونڈ لیتا ہے ہر اک خیر میں شر کا پہلو

حال اس کا دلِ عشّاق سے پوچھے کوئی
کتنا پُرکیف ہے دزدیدہ نظر کا پہلو

حسنِ بے پردہ نظر آئے تو نظریں جھک جائیں
حق کو محبوب ہے یہ غضِّ بصر کا پہلو

سعیٔ پیہم نے اسے ڈھونڈ نکالا آخر
چشمِ انساں سے جو پنہاں تھا قمر کا پہلو

فہم و اِدراک سے بالا ہیں کمالاتِ بشر
ہے نہاں مجھ سے بھی خود میرے ہنر کا پہلو

حق رسانی سے مگر باز نہیں رہ سکتا
گو کہ اس میں نظر آتا ہے ضرر کا پہلو

جب اطاعت کا عمل روح میں رچ جائے سلیم
تب دعا میں نظر آتا ہے اثر کا پہلو

سلیم شاہجہانپوری

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مستحق طلبا کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں بشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں 'ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱۶/۱ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان 'دوکان 'زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

آنچہ برخود روا نمے داری!
چوں پسندی بحضرتِ باری

پس جو بات تو اپنے لئے جائز نہیں رکھتا وہی خدا کے لئے کیونکر پسند کرتا ہے

چوں پسندی کہ کار سازِ امور
ابکمے ہست و از سخن معذور

تو کس طرح پسند کرتا ہے کہ سب کاموں کا کار ساز گونگا اور بات کرنے سے عاجز ہو

چوں پسندی کہ واہبِ ہر نور
بخل ورزیدہ باشد است و قصور

تو کسی طرح پسند کرتا ہے کہ ہر نور کے بخشنے والے نے بخل اختیار کر لیا یا اس سے غلطی ہو گئی

چوں پسندی کہ حضرت غیور
ہست عاجز چو مُردگانِ قبور

تو کس طرح پسند کرتا ہے کہ غیرتمند خدا قبروں کے مُردوں کی طرح عاجز ہے

بہرِ تعظیم ہست مذہب و دیں
تف . برآں دیں کہ مے کند توہیں

مذہب اور دین تو خدا کی عظمت کے لئے ہیں ایسے مذہب پر تف ہے جو اس کی توہین کرتا ہے

آنکہ او خلق را زبانہا داد
خاک را طاقتِ بیانہا داد

وہ خدا جس نے خلق کو زبان دی اور خاک کو گویائی کی قوت بخشی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ:-

"اگر خدا تعالیٰ انسان سے بات نہ کرے تو اس کے وجود کا یقین مشکل ہو جاتا ہے- جب کسی سے بات کی جاتی ہے تو دوسری طرف سے جواب کی امید ہوتی ہے- اور اگر جواب نہ ملے تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شائد دوسری طرف کوئی ہے ہی نہیں- جب انسان اپنے لئے یہ چاہتا ہے کہ وہ بات کرے تو اسے جواب ملے اور کوئی اس سے بات کرے تو وہ اس کا جواب دے تو پھر انسان یہ کیوں سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ بات نہیں کرتا- ہم اس سے دعا کرتے ہیں وہ اس کا جواب دیتا ہے- اور اگر وہ ہماری دعا کا جواب نہ دے تو آہستہ آہستہ ہمارے دل سے یہ یقین اٹھنے لگے کہ کوئی خدا موجود ہے- حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کس طرح یہ پسند کر سکتا ہے کہ وہ خود تو باتیں کرے اور سارے کام کرنے والا گونگا ہو اور بات کرنے سے عاجز- جب خدا تعالیٰ ہی ہر نور ہر روشنی عطا کرنے والا ہے- اور کلام بھی ایک طرح سے روشنی ہی ہے- تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کلام کے نور سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے- یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا موجود تو ہو لیکن بات نہ کرے- ہم دعائیں کرتے رہیں اور ہماری دعاؤں کا جواب ہی نہ ملے- اس نے تو خود ہی فرمایا ہوا ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں تمہیں جواب دوں گا- ہر وہ شخص جو اس سے مانگتا ہے یعنی اس سے بات کرتا ہے وہ اس کا جواب دیتا ہے- لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ جواب نہیں دیتا تو وہ بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے کہ اس خیال کا اظہار کرنے والا کہ خدا ابھی قبروں میں مردوں کی طرح پڑا ہے-

گزشتہ ایام میں امریکہ میں ایک تحریک چلی تھی- جس کا موضوع یہ تھا کہ God is dead کہ خدا مردہ ہے- دراصل نہ انہوں نے خدا سے بات کی نہ خدا نے ان سے بات کی اور اس طرح خدا کے وجود سے وہ آہستہ آہستہ منکر ہوتے چلے گئے اور انہوں نے یہ تحریک چلا دی کہ خدا کوئی ہے ہی نہیں- نہ صرف یہ بلکہ خدا جو پہلے موجود تھا اب موجود نہین ہے- لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ جو کارخانہ عالم کو چلانے والا ہے- اس کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا ہے- جہاں تک ہمارے مذہب اور ہمارے دین کا تعلق ہے اس کا تو لب لباب ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے- لیکن اگر کوئی ایسا مذہب ہو جو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ بتائے اور سکھائے کہ خدا تعالیٰ کسی سے بولتا نہیں کسی کا جواب نہیں دیتا- تو یہ دراصل خدا تعالیٰ کی توہین کرنے والی بات ہے- اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو بات کرنے کے لئے ہی زبان دی ہے- اور اگر انسان کو زبان دی ہے کہ وہ بات کرے تو وہ خود کسی طرح گویائی سے محروم ہو سکتا ہے-

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نکتے کو سمجھنے کی توفیق دے- ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ سے مانگیں- مانگتے رہیں اور خدا کرے کہ اس کے جواب ہمیں ملتے رہیں-

ہماری تاریخ

علی گڑھ میں ایک بزرگ سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار رہتے تھے- جنہیں زمانہ براہین احمدیہ سے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ عقیدت تھی- وہ کئی مرتبہ حضرت صاحب کی خدمت میں علی گڑھ میں تشریف لانے کی درخواست کر چکے تھے- جسے حضرت صاحب نے قبول فرما لیا اور ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ سے علی گڑھ تشریف لے گئے- اس سفر میں حضرت صاحب کے ہمراہ آپ کے خدام میں سے حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری نیز عباس علی صاحب اور حافظ حامد علی صاحب تھے- حضرت صاحب سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہرے- جو ان دنوں دفتر ضلع میں سپرنٹنڈنٹ تھے- علی گڑھ میں ان دنوں ایک مولوی صاحب محمد اسماعیل نامی رہتے تھے- انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں نہایت انکسار سے وعظ کے لئے درخواست کی اور کہا کہ لوگ مدت سے آپ کے مشتاق ہیں- بہتر ہے کہ سب لوگ ایک مکان میں جمع ہوں اور آپ کچھ وعظ فرمائیں- حضرت صاحب ضعف دماغ کے باعث جس کا قادیان میں بھی کچھ مدت پہلے دورہ ہو چکا تھا اس لائق نہیں تھے کہ زیادہ گفتگو یا اور کوئی دماغی محنت کا کام کر سکتے- مگر چونکہ آپ کو ہمیشہ یہی عشق اور یہی دلی خواہش رہتی تھی کہ حق بات لوگوں پر ظاہر فرمائیں کہ دین حق کیا چیز ہے اور عام لوگ اسے کیا سمجھ رہے ہیں- اس لئے حضرت صاحب نے لیکچر منظور فرما لیا کہ (اللہ نے چاہا تو) دین حق کی حقیقت بیان کی جائے گی- چنانچہ اشتہار بھی شائع کر دیا گیا اور سب تیاری مکمل ہو گئی- لیکچر کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعظ سے روک دیا- اور آپ نے لیکچر دینے کا ارادہ ترک کر دیا- سید تفضل حسین صاحب نے عرض کیا کہ اب تو سب کچھ ہو چکا ہے- بڑی بدنامی ہو گی- حضرت صاحب نے فرمایا خواہ کچھ ہو ہم خدا کے حکم کے مطابق کریں گے- پھر اور لوگوں نے بھی حضرت صاحب سے بڑے اصرار سے عرض کیا- مگر حضرت صاحب نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں خدا کا حکم چھوڑ دوں- اس کے حکم کے مقابل میں مجھے کسی ذلت کی پرواہ نہیں-

مولوی محمد اسماعیل صاحب نے اس معذرت کی آڑ لے کر جمعہ کے بعد حضرت صاحب کے خلاف نہایت زہریلی اور کذب و افترا سے پر تقریر کی- اور کہا میں نے ان سے کہا کہ کل جمعہ ہے وعظ فرمائیے اس کا انہوں نے وعدہ بھی کیا- مگر صبح کو رقعہ آیا کہ میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) وعظ کرنے سے منع کیا گیا ہوں- میرا خیال ہے کہ بسبب عجز بیانی اور خوف امتحانی انکار کر دیا- یہ شخص محض نالائق ہے- علمی لیاقت نہیں رکھتا- میں نے الہام کے بارے میں چند سوال کئے- کسی قدر بے معنی جواب دے کر سکوت اختیار کیا- ہرگز یقین نہیں ہو سکتا کہ ایسی عمدہ تصانیف کے یہی حضرت مصنف ہیں- سید احمد صاحب عرب جن کو میں ثقہ جانتا ہوں وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ میں دو ماہ تک ان کے پاس ان کے معتقدین خاص کے زمرہ میں رہا- اور وقتاً فوقتاً بنظر تجسس و امتحان ہر ایک وقت خاص طور پر حاضر رہ کر جانچا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت ان کے پاس آلات نجوم موجود ہیں- وہ ان سے کام لیتے ہیں- مجھے فقرات الہام پر غور کرنے سے ہرگز یقین نہیں آتا کہ وہ الہام ہیں- مدعی ہونا کرامات کے خلاف ہے- اور یہ کہنا کہ جس کو انکار ہو تو وہ آ کر دیکھے یہ دعاوی باطلہ ہیں- میں ملاقات کرنے سے بالکل بے عقیدہ ہو گیا ہوں- میری رائے میں جو موحد ان سے ملاقات کرے گا- ان کا معتقد نہ رہے گا- (عبادت) ان کی آخیر وقت ہوتی ہے- جماعت کے پابند نہیں- وغیرہ وغیرہ-

یہ تقریر اس نے چھاپ کر شائع بھی کر دی- اور حضرت صاحب نے اپنی تصنیف فتح (دین حق) میں اس کے ایک ایک الزام کے دندان شکن جواب دئے........ علی گڑھ میں ایک تحصیلدار نے جو سید محمد تفضل حسین صاحب کے واقف تھے- حضرت صاحب کی دعوت کی- اور شہر کے دوسرے معززین کو بھی مدعو کیا- حضرت صاحب تشریف لے گئے اور اپنے خدام کو حسب معمول اپنے دائیں بائیں بٹھایا- تحصیلدار صاحب نے کھانے کے لئے چوکیوں یعنی چھوٹے چھوٹے تخت پوشوں کا انتظام کیا تھا- جن پر کھانا رکھا گیا- اور لوگ ان کے اردگرد بیٹھ گئے- چوکیوں پہ شیشے کے گلاسوں میں گلدستے رکھے ہوئے تھے- جب کھانا شروع ہوا تو میر عباس علی صاحب نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا- بلکہ خاموش بیٹھے رہے- حضرت صاحب نے ان سے دریافت فرمایا آپ کیوں نہیں کھاتے- انہوں نے کہا کہ یہ نیچریوں کے طریق کا کھانا ہے- حضرت صاحب نے کہا نہیں اس میں کوئی حرج نہیں- یہ خلاف شرع نہیں ہے- میر صاحب نے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

تزئین کمیٹی ربوہ کی طرف سے بھی اعلان شائع ہوتے رہتے ہیں- کہ ربوہ کو صاف رکھیئے- اور بعض اوقات بیوت میں بھی اعلان کیا جاتا ہے اور خدام الاحمدیہ خود گلیوں اور سڑکوں پر گھوم پھر کر دیکھتے ہیں کہ صفائی کس طرح کی جا رہی ہے- بلکہ میں نے تو یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض اوقات خدام الاحمدیہ کے نوجوان دستک دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اگر آپ کے ہاں کوئی بچے یا نوجوان گلی میں صفائی کے لئے موجود نہیں ہیں تو آپ ہمیں بالٹی اور جھاڑو دے دیں- ہم خود آپ کے گھر کے سامنے سے صفائی کر دیں گے- یہ انتظام کتنا اچھا ہے- لیکن جس طرح ہر انتظام کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے- اس انتظام کو بھی مزید بہتر بنایا جانا چاہئے- سیر کرتے ہوئے ایک سڑک پر سے گذار تو میں نے ایک معمر شخص 'سفید پوش' اور سفید سر کے بال کو دیکھا کہ ہاتھ میں ایک لمبا سا وائپر لے کر اپنے گھر کے سامنے چھ چھ سات فٹ تک یعنی گھر سے سڑک تک صفائی کر رہے ہیں- جب میں ان سے ملا ہوں تب وہ صفائی کر چکے تھے اور ان کے گھر کا اگلا حصہ نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا-

میں قریب گیا تو دیکھ کر مجھے کچھ حیرانگی ہوئی کہ وہ تو ہمارے دوست مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر ہیں- دھوتی اور قمیض پہنے ہاتھ میں وائپر لئے وہ اپنے گھر کے سامنے صفائی کر رہے تھے- جیسے کہا جاتا ہے کہ صفائی کو فنشنگ ٹچ دے رہے تھے- میں نے ان سے کہا کہ آپ نے تو چین کی یاد دلا دی ہے- چین دیکھا تو نہیں ہے- لیکن دیکھنے والوں سے اس کے متعلق سنا تو ہے- اور کچھ تھوڑا بہت پڑھا بھی ہے- مجلس انصار اللہ کے ایک صدر صاحب چین کے دورے پر گئے تھے تو واپس آکر انہوں نے ایک خاصی مفصل تقریر میں چین کے حالات بیان کئے تھے- اس میں اخلاقی امور بھی شامل تھے اور صفائی کے طریق بھی- مثلاً ہر روز صبح لوگ اپنے گھروں کے آگے اور سڑک پر خود صفائی کرتے ہیں اور اس طرح ان کا ماحول صاف ستھرا رہتا ہے-

مولانا قمر صاحب کہنے لگے کہ دیکھئے یہ جگہ کتنی اچھی ہے اگر سب لوگ صبح کے وقت دس پندرہ منٹ صرف کر کے اپنے گھر کا اگلا حصہ صاف کر لیا کریں تو شہر کتنا صاف لگے گا- اور چونکہ انفرادی طور پر ہر شخص اپنے گھر کا اگلا حصہ صاف کرے گا اس لئے محنت بھی زیادہ نہیں کرنی پڑے گی- میں ان کے اس جذبے سے بڑا متاثر ہوا- میں نے ان سے بھی کہا کہ چین میں جس طرح صفائی کی جاتی ہے اسی طرح ہم لوگ کیوں نہیں کر سکتے- کہنے لگے بات تو ٹھیک ہے لیکن اول اول احساس پیدا ہونا چاہئے کہ یہ جگہ گندی ہے اور پھر یہ احساس پیدا ہونا چاہئے کہ اس جگہ کو صاف کرنا ہے- اور پھر تیسرا احساس یہ پیدا ہونا چاہئے کہ ہم خود آسانی سے یہ صفائی کر سکتے ہیں- اگر ہم میں یہ احساس پیدا ہو جائے- تو یقیناً ہم ہر روز صبح کے وقت اپنے گھروں کے آگے سے صفائی کر سکیں گے- اور جب سارا شہر اپنے اپنے گھر کے آگے صفائی کر رہا ہو گا- تو یہ بات کتنی اچھی لگے گی کہ انفرادیت میں اجتماعیت ہے اور اجتماعیت میں انفرادیت ہے- نہ کوئی کسی پر بوجھ ہے نہ کوئی کسی کی مدد مانگ رہا ہے- سب لوگ اپنے اپنے گھر کے آگے صفائی کر رہے ہیں-

میں نے سوچا کہ تزئین کمیٹی کے اعلان بھی چھپتے رہتے ہیں اور اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے اگر میں بھی اپنے کالم کا موضوع اسی صفائی کو رکھ لوں تو کتنا اچھا ہو اور پھر مثال کے طور پر اپنے دوست محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر کا بھی ذکر کر دوں کیونکہ ان کے ذکر سے یا ان جیسے احباب کے ذکر سے دل میں ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ ایسا کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے- پس یہی بات پیش نظر رکھتے ہوئے آج کے کالم میں صفائی کا ذکر کیا گیا ہے-

---

"میرا خاندان"

اگرچہ نام کی بطور ایک فرد بھی خاص اہمیت ہو سکتی ہے- لیکن اگر اس کے خاندان کے کئی دوسرے افراد اہمیت کے حامل ہوں تو ان سب کا یکجائی طور پر ذکر کرنا سب کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیتا ہے- مثال اس بات کی یہ ہے کہ اگر محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کیا جائے تو ان کی اپنی انفرادی اہمیت نہ صرف قابل ذکر اور قابل فخر ہے لیکن اگر ان کے ذکر کے ساتھ ان کے والد محترم حضرت چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب ان کے بھائی حضرت عبد اللہ خان صاحب اور چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب اور ان کے بھائیوں کی اولاد میں سے حمید نصر اللہ خان صاحب اور ایسے ہی دیگر افراد کا ذکر کیا جائے تو ان سب کی اہمیت ملا کر خاندان کی اہمیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر افراد کے لئے خاصی قابل فخر ہو جاتی ہے- یہ اجتماعی اہمیت ہے جس کا اجاگر کرنا اس لئے بھی ضروری ہے- تا جماعت کے افراد کو پتہ چلے کہ کس کس خاندان میں کون کون سے بزرگ یا خدام دین پیدا ہوئے ہیں-

ادارہ الفضل ایک ایسا سلسلہ مضامین شروع کرنا چاہتا ہے جس کا عنوان ہم نے "میرا خاندان" تجویز کیا ہے- مضمون مختصر ہو اور اپنے خاندان کے ایسے تمام افراد جن کی کوئی نہ کوئی دینی اہمت سامنے آتی ہو ان کا ذکر کیا جائے تو یقیناً یہ ہماری جماعت کے لئے ایک سرمائے کو جمع کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی بات ہو گی- آپ اپنے خاندان کے متعلق لکھیں نام اور اہمیت کی وجہ اور نہایت مختصر تفصیل- کیونکہ بعض بزرگوں کی اگر پوری تفصیل لکھی جائے تو اس کے لئے شائد ایک ضخیم کتاب بھی کافی نہ ہو ہمیں صفحہ یا ڈیڑھ صفحے کا مضمون چاہئے-

آپ کے خاندان کے افراد جن کی کسی نہ کسی رنگ میں کوئی دینی اہمیت ہو ان کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کریں- ہم اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے کہ ہم نے جماعت کے مختلف خاندانوں کے متعلق اجتماعی طور پر تذکرہ کیا ہے-

ہم یہ بات بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کا مضمون ہماری ضرورت سے زیادہ طویل ہوا تو ادارہ اس کے اختصار کا حق محفوظ رکھتا ہے لیکن زیادہ مناسب یہی ہے کہ آپ اختصار سے لکھیں- تاکہ ہمیں اس کی قطع و برید کی ضرورت نہ پیش آئے-

---

بقیہ صفحہ ۳

کہا آپ کھائیں میں نہیں کھاتا- غرض میر عباس علی صاحب نے کھانا نہیں کھایا........ حضرت صاحب علی گڑھ میں قریباً ایک ہفتہ قیام فرما رہے- اور پھر لدھیانہ واپس آ گئے اور دوسرے ہفتہ کے شروع ہی میں قادیان تشریف لے آئے-

---

اپنا وقت نکال کر بوڑھے جوان عورتیں بچے کلام الٰہی سیکھیں اور جہاں موقع پائیں کوتاہی نہ کریں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

The Real Knowledge

The more I know the more I feel
I need to know much more.
A score of them are closed for me
If ever they open a door.

The way from one, splits to two
And the branches, too, split.
I have to go from side to side ;
The path is dark, unlit.

I pray to God that He may tell
What's best for me to know.
I cannot see for decades to come
What He, in a moment, can show.
They really know, who learn from Him :
They are always on the top.
Their knowledge really leads them right
And nowhere they have to stop.

(SONGS OF THE SOUL)

حقیقی علم

جتنا زیادہ میں علم حاصل کرتا ہوں
اتنا ہی زیادہ میں یہ محسوس کرتا ہوں
کہ مجھے اور زیادہ علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے
اگر کبھی میرے لئے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے
تو میں دیکھتا ہوں کہ بیسیوں دیگر دروازے ابھی بند پڑے ہیں
ایک سے دو راستے ہو جاتے ہیں
اور راستوں کی شاخیں پھر مزید راستے پیدا کرتی ہیں
مجھے ایک طرف سے دوسری طرف جانا پڑتا ہے
اور راستہ تاریک ہے
وہاں کسی قسم کی روشنی نہیں ملتی
میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں
کہ وہ مجھے بتائے کہ میرے لئے کیا کچھ معلوم کرنا ضروری ہے
میں جانتا ہوں کہ جو کچھ وہ مجھے ایک لمحہ میں بتا سکتا ہے
میں دسیوں سال لگا کر بھی اسے حاصل نہیں کر سکتا
جو لوگ اس سے یعنی خدا سے سیکھتے ہیں
انہی کو حقیقی علم حاصل ہوتا ہے
وہ ہمیشہ چوٹی پر ہوتے ہیں
ان کا علم انہیں حقیقی طور پر سیدھے راستے پر لے جاتا ہے
اور وہ راستے میں کہیں رکتے نہیں-

کیا ہی بد قسمت ہے وہ انسان جو اسباب کو مہیا نہیں کرتا اور وہ انسان تو بہت ہی بد قسمت ہے جس کو اسباب میسر ہوں لیکن وہ ان سے کام نہ لے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"انسانی حقوق اور رواداری ۔ ایشیائی تناظر"

ہم "انسانی حقوق اور رواداری ۔ ایشائی تناظر" کے موضوع پر Hrcp کانفرنس کے شرکاء

اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہ علاقے کے ممالک میں لسانی ' مذہبی ' سیاسی جنس اور یا طبقاتی بنیادوں پر رواداری کے مہیب سائے بڑھتے جا رہے ہیں ۔ ان خطرات سے آگاہی رکھتے ہوئے جو نارواداری کی وجہ سے ان ممالک میں ترقی اور استحکام اور علاقے میں آپسی تعاون اور امن کو در پیش ہیں ۔

اس امر کا احتیاط سے ملاحظہ کرتے ہوئے کہ نارواداری اکثر اوقات کسی کمیونٹی میں آپس میں بھی سخت تفریق کا باعث بن جاتی ہے جس کی کراچی ..... جہاں یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ..... ایک المناک مثال ہے ۔

اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ امن کی عملی اور لسانی بنیاد دونوں ہی اقوام میں انسانی حقوق اور قوموں کے اندر اور مابین یگانگت کے فروغ کی ضمانت فراہم کرتی ہیں ۔ اس بات کی تائید کرتے ہوئے کہ انفرادی اور اجتماعی حقوق مساویانہ اہمیت کے حامل ہیں اور مساویانہ تحفظ کے حق دار ہیں ۔ لیکن انفرادی حقوق کو اجتماعی حقوق کے نام پر خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا ۔

اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ حکومتوں میں اپنے اپنے معاشروں اور دوسرے ممالک دونوں سے ہی متعلقہ چیدہ چیدہ انسانی حقوق پر سیاسی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تشویش کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے ۔

اس عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہ مفلسی ' نسل پرستی ' جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک ' جرائم اور تشدد کی ہر صورت سے جنم لینے والے تنازعات کے پر امن اور فوری حل اور بچے کے حقوق سمیت تمام انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف جدوجہد کریں گے اور علاقے کے عوام کے درمیان خوشگوار تعلقات کو فروغ دیں گے ۔

اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ یہ سب کچھ فوری اور مستحکم ابتدائی اقدامات کا متقاضی ہے جن کا مقصد (الف) حکومتوں کی طرف سے مضبوط یقین دہانیاں حاصل کرنا اور (ب) رائے عامہ کو ترغیب دینا اور عوامی جدوجہد کو متحرک کرنا ہے ..... درج ذیل سفارشات پیش کرتے ہیں ۔

۱ علاقے کی حکومتیں ' قانون کی حکمرانی ' ایک آزاد اور قابل اعتماد عدالتی نظام ' اختیارات کی لامرکزیت اور ان کی مقامی سطح پر منتقلی اور جمہوری روایات کی پاسداری کو اپنا فرض منصبی بنائیں ۔ حکومتوں میں اختلاف رائے کو کچلنے یا اسے سزا کے مستوجب ٹھہرانے کا رجحان ' مکمل طور پر ناقابل قبول ہے اور اس کی بیخ کنی کی جانی چاہئے ۔ ایک حکومت کو اپنے طرز عمل میں سیکولر ہونا چاہئے اور اسے معاشرہ میں ایک سیکولر رویے کی ترقی و ترویج کے لئے کام کرنا چاہئے ۔ اسے تمام شعبوں میں غیر امتیازی سلوک کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہونا چاہئے ۔ ماسوائے ایسے شعبہ جات جہاں مثبت کارروائی کی ضرورت ہے ۔ نارواداری کے واقعات یا رجحانات کی روک تھام کے سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات ' فوری اور موثر ہونے چاہئیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عدلیہ کے کردار کو مستحکم بنایا جائے ۔

۲ علاقے کے تمام ممالک کو خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے متعلق کنونشن (Cedaw) اور اذیت رسانی کے خلاف کنونشن جیسے بنیادی بین الاقوامی میثاقوں اور پروٹوکولوں کی توثیق کر دینی چاہئے ۔ مزید پیش رفت کرتے ہوئے انہیں اپنے ملکی قوانین کو ان بین الاقوامی دستاویزات کی مطابقت میں لانا چاہئے ۔

۳ چونکہ رواداری کو ایک رویہ بنانا مقصود ہے ۔ لہذا اس مقصد کے حصول کے لئے سکول کے نصاب اور اساتذہ کی تربیت کی طرف خاص توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے ۔ تاریخ ' سوشل / مذہبی سٹڈیز ' حالات حاضرہ وغیرہ کی کتابیں ۔ غیر ملکیوں سے بیزاری ' نسل پرستی ' جنس پرستی کی بنیاد پر امتیازی سلوک ' خلوت پسندی اور دوسرے مذاہب سے نفرت کے اثرات سے پاک ہونی چاہئیں ۔ مثبت پہلو کے طور پر انسانی شرف اور حقوق سے آگاہی اور ان کے احترام .... خاص طور پر مساوات اور غیر امتیازی سلوک کے اصولوں کو ..... اوائل عمر سے ہی اور ہر سطح پر ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہے ۔ تعلیم کا مقصد ' نظر میں وسعت اور فن و حرفت میں استعداد پیدا کرنا ہونا چاہئے ۔

تنازعات کا حل

۴ ۔ NGo's کی ان کے آگاہی کے پروگراموں میں حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے اور مخصوص تنازعات کے حل کے سلسلے میں انہیں شریک کیا جائے ۔ تمام حکومتیں NGO's کی خود مختاری اور ان کے فریڈم آف ایسوسی ایشن کے حق کا احترام کریں ۔

۵ تمام NGo's اپنے اپنے ممالک میں موجودہ قانون سازی ' آئینی شقوں اور انتظامی پالیسیوں کا از خود جائزہ لیں اور انسانی حقوق اور رواداری کے تقاضوں کے پیش نظر ' ان میں ترامیم کے لئے پروپیگنڈہ مہمیں ترتیب دیں اور لابنگ کریں ۔

۶ علاقے کے ہر ملک کی NGO's درج ذیل امور کو اپنی بنیادی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ان سے سبکدوش ہونے کی کوشش کریں ۔

(الف) اپنے اپنے علاقے میں مسلح تصادموں کے عام آدمی کی زندگی پر ثبت ہونے والے اثرات کی مختلف ذرائع ابلاغ کی مدد سے تشہیر اور اس سلسلے میں مستند دستاویزات کی تیاری ۔

(ب) سارک ممالک کے الیکشن آبزرویشن نیوکلیئس کو ' اس قسم کا ایک مرکز Ices نے سری لنکا میں قائم کر رکھا ہے NGO's کے تعاون سے مستحکم بنایا جائے ۔

(ج) تمام علاقائی NGO's کانفرنسوں میں نیپال ' بھوٹان اور مالدیپ جیسے مقابلتاً کم ترقی یافتہ ممالک خصوصی توجہ مرکوز کی جائے ۔

۷ علاقے کے ہر ملک کی پارلیمنٹ ' ایک ایسی اسٹینڈنگ پارلیمنٹری کمیٹی تشکیل دے جو اس ملک کی NGO's کے ساتھ رابطہ قائم رکھے اور ان کے ساتھ مل کر کام کرے ۔

۸ ذرائع ابلاغ کی آزادی اور ان کے ذریعہ مختلف خیالات کی اشاعت کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کی کارکردگی کو اس طریقے سے سہل بنایا جائے جس سے معلومات کے بے روک ٹوک بہاؤ ممکن ہو سکے ۔ معلومات کا آزادانہ بہاؤ ' نظر اور رویے میں وسعت پیدا کرنے کے سلسلے میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے ۔ جاننے کے حق کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا جائے ۔

کمزور طبقات

۹ جاگیرداری ' ذات پات ' سماجی اور معاشی طبقہ بندی جیسی پورے نظام کو متاثر کرنے والی قباحتیں ' جو نارواداری کو جنم دیتی ہیں ۔ ان کے خلاف مزید سخت پالیسیاں اختیار کرنے کی ضرورت ہے ۔ معاشرے کے کمزور طبقات کو بااختیار بنانے کے لئے سوشل ایکشن پر از سر نو تائید و تاکید کی ضرورت ہے ۔ ہیومن ڈویلپمنٹ سیکٹر کے لئے مساوی قومی اور امدادی تخصیص کا ۲۰/۲۰ کا فارمولا ' اس سمت میں ایک صحیح قدم ثابت ہو سکتا ہے ۔

۱۰ انسداد دہشت گردی قوانین ' شورش یا جارحیت پسندی کو ختم کرنے کی بجائے زیادہ تر بے قصور افراد کو پریشان کرنے کا باعث بنے ہیں ۔ معاشرے میں پائی جانے والی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی حکومت اپنے ہتھیاروں کے ذخیرے میں اس اضافے کی ضرورت نہیں ۔

۱۱ علاقے کے ممالک باہمی تنازعات ' سرد یا نیابتی جنگوں اور منفی پروپیگنڈہ سے احتراز کریں اور موجودہ جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے مناسب اقدامات اٹھائیں اور ترجیحی بنیادوں پر جہاں ضرورت پڑے علاقے کے دوسرے ممالک کی ثالثی سے فائدہ اٹھائیں ۔ وہ عوام سے عوام کے تعلقات کو فروغ دیں ۔ خاص طور پر نوجوانوں اور پیشہ ور گروپس کے درمیان ' اور تمام زمروں کے ثقافتی تبادلوں کو زیادہ سے زیادہ ممکن بنائیں ۔

۱۲ ہیومین رائٹس تنظیمیں ' انسانی حقوق کے ایک علاقائی چارٹر اور انسانی حقوق کی ایک علاقائی عدالت کے تصور کو فروغ دیں اور اس سلسلے میں ضروری کارروائی کے لئے اپنی اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں ۔

۱۳ موجودہ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں یونیسکو نے جو تعاون کیا ہے وہ اسے مزید آگے بڑھانے کی خاطر اس موضوع پر علاقائی ورکشاپس کے ایک سلسلے کا انعقاد عمل میں لائے ۔

۱۴ علاقے کے ملکوں میں نارواداری کے مسائل سے نمٹنے کے لئے سارک کے رکن ممالک اس سلسلے میں ایک کمیٹی کو تشکیل دیں ۔

۱۵ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ لوگ اپنے گھروں سے ہمسایہ ممالک کو یا اپنے ہی ملک میں دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور نہ ہوں ۔ ہجرت کا سبب بننے والی وجوہات پر قابو پایا جائے ۔ جو افراد نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوئے ہیں انہیں حفاظت اور سہولت کے ساتھ واپس لانے کے انتظامات کئے جائیں ۔

۱۶ ۔ علاقے کی حکومتیں مل کر ایک ساؤتھ ایشین یونیورسٹی آف ایکسیلنس (Execellence) قائم کریں ۔ یہ یونیورسٹی ایک ماڈل کے طور پر کام کرے گی اور علاقے کے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے لئے معیار مقرر کرے گی ۔

۱۷ سارک کے رکن ممالک کو اپنے اپنے ملک کی اقلیتوں کے حقوق کے احترام کے سلسلے میں دو طرفہ اور علاقائی معاہدے طے کرنے چاہئیں ۔

مخصوص سرگرمیاں

۱۸ اس مقصد کو فروغ دینے کے لئے پاکستان میں Hrcp اور سری لنکا میں Ices جیسی تنظیمیں ' علاقے میں مخصوص سرگرمی کے مزید دائرہ ہائے کار کی نشاندہی کریں ۔

۱۹ خواتین کے خلاف تشدید کے رجحان کی روک تھام کے سلسلے میں .... سارک کی خواتین رہنماؤں کی چوٹی کانفرنس بلانے کی تجویز پر غور کرنا کرنا چاہئے ۔

۲۰ ایک ساؤتھ ایشین پیپلز ٹریبونل برائے حقوق اطفال قائم کیا جانا چاہئے ۔ یہ ٹریبونل ایک غیر سرکاری ادارہ اور سارک سیکرٹریٹ کے پاس رجسٹرڈ ہو گا اور اس کا کام

(الف) ہر ملک میں حقوق اطفال کے متعلق کنونشن پر عمل درآمد اور

(ب) بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں اور بچوں کے خلاف روا رکھی گئی زیادتیوں کو منظر عام پر لانا اور اس سلسلے میں مناسب اقدامات تجویز کرنا ہو گا ۔

۲۱ یونیسکو جو ۱۹۹۵ء رواداری کے سال کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مشرق وسطیٰ میں امن کی پیش رفت

عالمی سطح پر جو نازک معاملات حل ہونے کے مراحل میں ہیں اور ان کے کامل اور مکمل حل سے پہلے آئے دن رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور جن کے حل نہ ہونے کی صورت میں علاقے کا سارا امن غارت ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ان میں سرفہرست مشرق وسطی میں امن کا عمل ہے جس میں ایک طرف اسرائیل اور فلسطینیوں کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف اسرائیل اور شام کے درمیان بات چیت کے مراحل ہیں۔

پی ایل او اور اسرائیل کے درمیان امن سمجھوتہ طے پا چکا ہے لیکن اس کے تمام مراحل پر ابھی تک عمل مکمل نہیں ہو سکا بہت سے معاملات میں بات چیت ابھی ہونی ہے۔ بعض معاملات تو ابھی زیر بحث بھی نہیں آئے۔ اس کے دوران آئے دن فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جھڑپیں بموں کے دھماکے اور حملے ہوتے رہتے ہیں۔ انتہا پسند گروپ دونوں طرف سرگرم عمل ہیں جو اس معاہدے کو تباہ کر کے پھر سے اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔

ایسے میں یہ اچھی خبر ملی ہے کہ اسرائیل مزید ۱۰ شعبوں میں اختیارات فلسطینیوں کو منتقل کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ قاہرہ میں اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان جو بات چیت جاری تھی وہ بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی اس کے علاوہ بہت سے معاملات ایسے ہیں جو اسرائیل کے پاس ہیں اور فلسطینی یہ چاہتے ہیں کہ ان میں بھی ان کو زیادہ سے زیادہ دخل دلوایا جائے بہت سے معاملات ابھی تک تصفیہ طلب ہیں۔ ان میں اسرائیلی فوجوں کی تعیناتی عام انتخابات کا انعقاد وغیرہ کئی مسائل شامل ہیں۔ تاہم بات آگے بڑھ رہی ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ شام اور اسرائیل کے درمیان گفتگو کا آغاز ہے۔ یہ بات چیت کئی دفعہ شروع ہوئی، کئی دفعہ معطل ہوئی۔ اور کئی دفعہ یوں محسوس ہوا کہ ناکام ہو گئی ہے۔ مگر سفارتی طرز گفتگو اور لہجہ اختیار کر کے اختلافات کو بڑھنے سے روکا جاتا رہا۔

ماضی قریب میں یہ اشارہ ملا تھا کہ اب شاید بات چیت جلد شروع ہو سکے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر مشرق وسطی کے پانچ روزہ دورے پر مشرق وسطی پہنچ گئے ہیں۔ دیگر باتوں کے علاوہ ان کا اہم مقصد شام اور اسرائیل کے درمیان بات چیت شروع کروانا ہے۔

امریکیوں کی اپیل رد

ایک عراقی عدالت نے ان دو امریکیوں کی اپیل رد کر دی ہے جنہیں بلا اجازت عراق میں داخل ہونے پر ۸ سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ جج نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ سزا تو خاصی نرم ہے کیونکہ قانون کے مطابق انہیں اس سے دوگنی سزا دی جانی چاہئے تھی۔ یہ دونوں امریکی ٹھیکے دار ہیں ان کا نام ولیم بارلوم اور ڈیوڈ ڈیلی برڈی ہے۔ پہلی اپیل کے رد ہو جانے کے بعد انہوں نے دوسری اور آخری اپیل پیش کی ہے۔ اگر یہ اپیل بھی رد ہو گئی تو آخری مرحلہ صدر مملکت صدام حسین سے رحم کی اپیل ہو گا۔ جس جج نے یہ اپیل رد کی ہے ان کا نام طارق البدری ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ مفصل فیصلہ عنقریب دیا جائے گا۔ عراقی قانون کے ماتحت ان دو امریکیوں کو جنہیں ابو غریب قید خانہ میں رکھا گیا ہے۔ اس بات کی اجازت ہے کہ وہ صدر صدام حسین کے پاس رحم کی اپیل کریں۔ امریکہ نے اس سزا کے خلاف احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ اس معاملہ کو سفارت کاری کے ذریعے نبٹا لیا جائے گا۔ ان دونوں امریکیوں کو ۱۳۔ مارچ کو کویت سے عراق میں داخل ہونے پر زیر حراست لیا گیا تھا۔ یہ دونوں امریکہ کے دفاعی امور کے کنٹریکٹر میگڈانلڈ ڈگلس اور کے۔ ایڈ ایسوشی ایٹس کے ملازم ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ ان کا جرم پہلا جرم تھا اس لئے انہیں تھوڑی سزا دی گئی ہے اور عدالت نے اپنے قوانین کے خلاف انہیں سگرٹ نوشی کی اجازت بھی دی۔ جج کا کہنا ہے کہ یہ سلوک صرف امریکنوں کے ساتھ نہیں کیا جا رہا۔ شامی ترکی اور سعودی عرب اور ایران کے باشندے بھی اسی قسم کی سزا پا کر جیل میں پڑے ہیں۔ عراق کی حدود کو بغیر اجازت لئے پار کرنا جرم ہے۔ اور یہ جرم ایسا ہے جو تمام ممالک کی تعزیرات میں ملتا ہے۔ چنانچہ امریکیوں کے لئے احتجاج کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

پاکستان کا قابل تعریف کردار

امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری برائے دفاع نے واشنگٹن میں گزشتہ بدھ کے روز کہا کہ امریکہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان اپنے علاقے میں امن کے قیام اور عالمی امن کے لئے بھی بڑی مفید کوششیں کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کا کردار قابل تعریف ہے۔ جوزف فائی اسسٹنٹ سیکرٹری برائے دفاع ڈیفنس اور فارن افیئرز کمیٹی جو سینیٹ نے تشکیل دی ہوئی ہے اور جس کا کام حفاظتی اقدام کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ان کی گفتگو ہو رہی تھی۔ گفتگو کا خاص موضوع جنوبی ایشیا میں ماحولیات تھا۔ مسٹر نائی نے کہا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا امریکہ کا دورہ ہمارے تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کا باعث ہوا ہے۔ انہوں نے گزشتہ ہفتے کی امریکہ پاکستان دفاع مشاورتی گروپ کی میٹنگ کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو ہی کے دورے کا نتیجہ تھی۔ مسٹر نائی نے کہا کہ وہ اس میٹنگ کے نتائج سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ انہوں نے پریسلر ترمیم کے متعلق جو کچھ کانگرس کر رہی ہے اس کو بھی تحسین کی نظروں سے دیکھا۔ سینیٹر شفقت محمود نے ان سے بات کرتے ہوئے جنوبی ایشیا میں حفاظتی اقدامات کی تفصیل بتائی۔ اور اس سلسلے میں بھارت کی فوجی طاقت کے بڑھتے چلے جانے پر تشویش کا اظہار کیا یہ بھی کہا کہ میزائل کو فروغ دینے سے امن و امان کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہو گا۔

پاکستان کی میڈیکل تعلیم

گزشتہ بدھ کے روز وزارت صحت نے میڈیکل تعلیم کے متعلق نیشنل کمیٹی کی دوسری میٹنگ منعقد کی۔ اس موقعہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو کی سپیشل اسسٹنٹ بیگم شہناز وزیر علی نے کہا کہ حکومت سنجیدگی سے چاہتی ہے کہ میڈیکل تعلیم میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں جن سے ملکی ضروریات کو احسن طریق پر پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے پاکستان میں میڈیکل تعلیم کا جو نصاب تھا وہ اب پرانا ہو چکا ہے اور جن باتوں کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہمیں اس نصاب میں نہیں ملتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ میڈیکل گریجوایشن کے بعد کچھ لوگ اس پیشے کو چھوڑ کیوں جاتے ہیں۔ ہمیں ڈاکٹروں کے لئے مزید مراعات کا انتظام کرنا چاہئے اور ان کی میڈیکل تعلیم کو آگے بڑھانے کے لئے بھی اقدام کرنے چاہئیں۔ اس سے قبل سیکرٹری ہیلتھ معین افضل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ ہر شخص کو بنیادی طبی سہولتیں مہیا کرے۔ اسی لئے آئندہ بجٹ میں تقریباً ۵۰ فیصد اضافہ کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اضافہ خاصا زیادہ ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس میٹنگ کے ذریعے امید ہے کہ طبی تعلیم کو بہتر بنایا جا سکے گا۔ اور میڈیکل گرایجوایٹس کو زیادہ مراعات دے کر اپنے ہی پیشے میں رہنے کی طرف مائل کیا جا سکے گا۔

بچوں سے مشقت

شیخ ظفر اقبال جو سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایگزیکٹو ممبر اور سپورٹس گڈز کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ ہیں نے کہا ہے کہ پاکستان کے متعلق یہ کہنا کہ اس کی سپورٹ انڈسٹری میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے یہ بات یورپین پریس کا پراپیگنڈہ ہے جو ہمارے ساتھ تعصب رکھنے والے ممالک نے کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پراپیگنڈہ کی بنا پر بعض کمپنیوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ تجارت نہیں کریں گی۔ میں اس بات کا سرٹیفکیٹ دیتا ہوں کہ ہماری کمپنیوں میں بچوں سے کوئی مشقت نہیں لی جاتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بہترین کمپنیاں ہم سے فٹ بال خریدتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، ڈنمارک، اور جاپان ہم سے ہاتھ سے سلے ہوئے فٹ بال خریدتے ہیں اور ان کا سارا انحصار اس سلسلے میں ہم پر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اس کوالٹی کے فٹ بال جو ہم پیش کرتے ہیں۔ مہیا کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور یہی ناکامی اس کی طرف سے اس پراپیگنڈہ کا باعث ہے۔ ہاتھ سے بال کا سینا کوئی آسان کام نہیں ہے جو ۶ سے ۱۶ سال کا کوئی بچہ انجام دے سکے۔ ہندوستان، تائیوان اور مشرق بعید کے کئی دوسرے ممالک ایسے ہیں جن میں عورتیں بچے کام کرتے ہیں۔ مشرق بعید کے بعض ممالک میں بچوں کو اس سلسلے میں تربیت دی جاتی ہے۔ انہوں نے فٹ بال انڈسٹری کے متعلق کہا کہ یہ ساٹھ سالہ پرانی ہے اور پاکستان اس معاملے میں ساری دنیا میں اچھی شہرت رکھتا ہے۔

کراچی کا مسئلہ

گزشتہ بدھ کے روز ایک میٹنگ میں جس کی صدارت صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کی فیصلہ کیا گیا کہ کراچی میں امن و امان کی بحالی کے لئے فوج کو نہیں بلایا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میٹنگ میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کراچی کے حالات پر گفت و شنید کی اور کہا کہ اگرچہ رینجرز کو اور پولیس کو ہر قسم کی امداد دی جائے گی تاکہ وہ تشدد کو ختم کر سکیں لیکن فوج کو وہاں نہیں بلایا جائے گا۔ اس کے علاوہ بھی دیگر مسائل جن کا تعلق ملک کی حفاظت سے ہے زیر بحث آئے۔ یہ میٹنگ دو گھنٹے تک جاری رہی اور اس میں بعض نئے اقدام پر بھی غور کیا گیا جن کے ذریعے کراچی میں امن و امان قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ سیاسی یا غیر سیاسی لوگ جو کراچی کے امن کو تباہ کرنے ذمہ دار ہیں گا۔

ان کو ہر قیمت پر گرفتار کیا جائے گا- بتایا گیا ہے کہ اس میٹنگ کے بعد صدر مملکت اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک الگ میٹنگ بھی کی جہاں متعدد مسائل زیر بحث آئے- راجستھان کی سرحد کو زیادہ بہتر طریق پر زیر نظر رکھنے کا معاملہ بھی سامنے آیا کہتے ہیں کہ آرمی چیف نے صدر اور وزیر اعظم کو اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ اس سرحد پر مزید فوجیں متعین کی جائیں گی- اس موقع پر وزیر اعظم نے کہا کہ وہ الطاف حسین کے خلاف مقدمات واپس نہیں لیں گی- اسی طرح دیگر ایم کیو ایم کے لیڈروں اور کارکنوں کے مقدمات بھی واپس نہیں لئے جائیں گے- چیف آف آرمی سٹاف نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ امن و امان کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی- اور ہر منصوبہ عمل میں لایا جائے گا-

بقیہ صفحہ ۵

کو آرڈینیٹر ہے' آنے والے سالوں میں فالو اپ ایکشن کے لئے اپنے موجودہ کردار کو جاری رکھے-

۲۲ یو این سسٹم میں ابتدائی کارروائیوں میں سے پہلی کارروائی یہ ہونی چاہئے کہ مذہب اور عقیدے کی بنیاد ہر قسم کی ناروا داری اور امتیازی سلوک کے خاتمے کے متعلق ۱۹۸۱ء کے عالمی اعلان کو جامع بنانے کے لئے اسے مزید مستحکم کیا جائے اور اسے ایک مکمل بین الاقوامی کونشن میں تبدیل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور علاقے کے تمام ممالک سے اس کی توثیق کروائی جائے-

۲۳ جب تک یہ کونشن معرض وجود میں آتا ہے- یونیسکو اور یو این سسٹم کے دیگر متعلقہ اداروں پر مشتمل ایک جوائنٹ کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس سلسلے میں منضبط کوششوں کو متحرک کرے-

۲۴ اقتصادی اور سماجی کونسل (Ecosoc) موجودہ Rapportheur کو برقرار رکھتے ہوئے رواداری کے متعلق ایک ورکنگ گروپ تشکیل دینے کی تجویز پر غور کرے-

۲۵ حکومتوں' بین الحکومتی اداروں اور پڑھے لکھے نان گورنمنٹ حمایتی ذرائع کو NGo's کی کوششوں میں مدد کرنی چاہئے- عام طور پر NGo's محدود وسائل کی مالک ہوتی ہیں .....خاص طور پر میڈیا کے ذریعے عوام میں کسی چیز کے حق میں استدلال پیش کرنے کے لئے..... اور وہ بھی ایک ایسے علاقے میں جہاں آبادی غیر معمولی طور پر بہت زیادہ ہے-

عدم توازن جنیوا میں انسانی حقوق کے کمیشن کی فہرست پر تیسری دنیا اور مغرب کے مابین NGo's کی نمائندگی انتہائی غیر متوازن ہے- اس عدم توازن کو جواب منجمد ہو چکا ہے'

ختم کیا جانا چاہئے اور کم نمائندگی کے شکار علاقوں کو زیادہ سہل رسائی کی سہولت فراہم کی جائے-

۲۷ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) عالمی بینک اور اس کے ملحقہ ادارے اور عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کو انسانی حقوق کے کار اور رواداری کو فروغ دینا چاہئے- انہیں صرف انہی منصوبوں کی منظوری دینی چاہئے جو اقوام متحدہ کے میثاقوں کی پاسداری کرتے ہیں اور انہیں ایسے پروگراموں اور پالیسیوں کی پیروی نہیں کرنی چاہئے جو انسانی حقوق کی نفی کرتی ہیں اور عدم رواداری کو جنم دیتی ہیں- ان منصوبوں پر عمل در آمد' انسانی حقوق کے متعلق اعلان ویانا میں' معاشی ترقی کے ضمن میں دیئے گئے رہنما خطوط کی روشنی میں ہونا چاہئے.... خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے وسائل اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے متعلق حق کے سلسلے میں واضح کئے گئے رہنما خطوط-

۲۸ یہ کانفرنس اس بات کا عہد کرتی ہے کہ ان سفارشات کی مئی میں دہلی میں منعقد ہونے والی سارک سمٹ کے موقع پر ملکوں اور حکومتوں کے سربراہان اور یونیسکو ایگزیکٹو بورڈ کے ۱۴۶ ویں سیشن میں' جو یونیسکو ہیڈ کوارٹرز پیرس میں وسط مئی ۱۹۹۵ء میں منعقد ہو گا- پیش کیا جائے گا- یہ کانفرنس اس عزم کا بھی اعادہ کرتی ہے کہ ان سفارشات کی علاقے کی NOG's اور حکومتوں میں بڑے پیمانے پر تشہیر کی جائے گا تاکہ ان پر عمل در آمد کی راہ ہموار ہو سکے-

۲۹ کانفرنس نے اس ڈیکلیریشن میں متذکرہ مقاصد کو حاصل کرنے کی خاطر ایک ایڈہاک کمیٹی تشکیل دی ہے- پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق ایڈہاک کمیٹی کے کام میں اس کی مدد کرے گا-

(جہد حق ۵ مئی ۱۹۹۵ء)

یاددہانی رپورٹ

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے-"

اس کی تعمیل میں مکرم امرائے اضلاع/صدران صاحبان کو ۲۸- اپریل ۱۹۹۵ء کو- "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی...... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں-

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے ۲۸- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمود احمد صاحب طاہر 11/20 دار العلوم جنوبی ربوہ کی دائیں ٹانگ 6 ماہ قبل کار کے ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی اور CMH سرگودھا میں اپریشن ہوا- موصوف ابھی تک صاحب فراش ہیں اور پلستر لگا ہوا ہے- ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام منصورہ سے تبدیل کر کے منصورہ صباحت ملک رکھ لیا ہے- مجھے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

(منصورہ صباحت ملک
2-43/1 فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سارہ قدسیہ صاحبہ وصیت نمبر 12942 زوجہ مکرم رشید احمد صاحب امریکی نے ربوہ سے 1951ء میں وصیت کی تھی- 1953ء کے بعد موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں- 1978ء میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ملازم تھیں- اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو لکھیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

تبدیلی پتہ

○ مکرم عبد السمیع طاہر صاحب ایڈووکیٹ کراچی کا نیا پتہ درج ذیل ہے-
320 طاہر پلازہ- نزد سٹی کورٹ- کراچی
فون دفتر 7731897 گھر 6312135

اعلان داخلہ

○ علی احمد شاہ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکنالوجی میرپور آزاد کشمیر نے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے ریاستی باشندگان سے درخواستیں طلب کی ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۶-۲۶ مقرر ہے-
(مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۵-۵-۳۱ ملاحظہ فرمائیں-)

(نظارت تعلیم)

خدام بھائی! ہنر سیکھئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد مبارک ہے کہ ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے- امید ہے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لئے آپ مصروف عمل ہوں گے-

(مہتمم صنعت و تجارت)

آپ کا خط ملا

مکرم نثار احمد چوہدری صاحب جہانیاں سے لکھتے ہیں-

۲۹ مئی ۱۹۹۵ء کے اخبار الفضل میں آپ نے حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب کے مختصر سے حالات زندگی شائع کئے ہیں جو کہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب کی ایک کتاب سے ماخوذ ہیں اور یہ حالات مکرم چوہدری صاحب کے خود نوشت ہیں- مکرم چوہدری صاحب خاکسار کے آبائی شہر گڑھ شنکر سے تعلق رکھتے تھے- ہم دونوں ایک ہی محلہ (طرف میانہ) کے رہائشی تھے- چوہدری صاحب سے ہماری کیا رشتہ داری تھی اس کا تو خاکسار کو کوئی علم نہیں مگر' ہم ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں- گڑھ شنکر کے تمام راجپوتوں کا جد امجد ایک ہی تھا- جس کا نام راجہ روپ چند تھا- انہوں نے (دین حق) قبول کر لیا تھا اور ان کا — نام عابد خان رکھا گیا تھا- ان کا مزار آج بھی گڑھ شنکر میں محفوظ ہے- عابد خان کے سب سے چھوٹے بیٹے کی اولاد محلہ (طرف میانہ) میں آباد تھی اس طرح ہمارا اور چوہدری صاحب موصوف کا جد امجد بھی ایک ہی تھا- مکرم چوہدری صاحب نے اپنی تحریر میں خاکسار کے نانا جان چوہدری غلام نبی خان اور حقیقی ماموں چوہدری غلام رسول خان کا ذکر بھی کیا ہے- جنہوں نے اس لڑائی میں جو انگریزی فوج اور شہر کے لوگوں کے درمیان ہوئی تھی ایک انگریز آفیسر کا ہاتھ توڑ دیا تھا- جس کی پاداش میں انہیں ایک سال کی قید بھی سنائی گئی تھی-

خاکسار کے حقیقی ماموں چوہدری غلام رسول صاحب نے جولائی ۱۹۰۳ء میں حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر قادیان جا کر بیعت کی تھی اور فہرست بیعت کنندگان میں ان کا نمبر ۱۱۰۱ تھا- اخبار البدر نمبر ۲۷ جلد نمبر ۲ کے ص ۲۱۶ پر ان کا نام شائع شدہ موجود ہے- خاکسار کے دوسرے رشتہ میں ماموں چوہدری سلطان بخش خان نے اگست ۱۹۰۳ء میں قادیان جا کر حضرت بانی سلسلہ کی دستی بیعت کی تھی ان کا فہرست میں ۱۲۴۵ نمبر تھا اور البدر نمبر ۳۰ جلد نمبر ۲ کے ص ۲۴۰ پر ان کا نام شائع ہوا تھا- ہم بھی انہی نیک (احباب) کی باقیات صالحات ہیں- دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں احمدیت پر ثابت قدم رکھے اور ہمارا انجام بخیر ہو- آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- جون-1995ء
سخت گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 36 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے بحریہ کا لیفٹیننٹ اور ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے دو کارکنوں سمیت ٦ - افراد ہلاک ہو گئے - ٩ سالہ بچے سمیت ٣ - زخمی ہوئے - مرنے والوں میں منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا چوکیدار بھی شامل ہے جسے کورنگی سے اغوا کیا گیا - دو ہفتوں کے دوران بحریہ کے ٣ اہلکاروں کو ہلاک کیا جا چکا ہے -

○ کراچی میں ٦ ماہ کے دوران ٧٦٥ افراد دہشت گردی کی نذر ہو گئے - ہلاک ہونے والوں میں ایم کیو ایم الطاف کے ٧٠ ' ایم کیو ایم حقیقی کے ٧٠ ' ایجنسیوں کے ملازمین ١٠٠ اور شیعہ سنی ١٠٠ شامل تھے ١٠٠٠! - افراد زخمی ہوئے -

○ وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری آج کل لاہور میں ہیں - ان کو وزیر اعظم نے پی ڈی ایف کی حکومت کی مشکلات دور کرنے کے لئے بھیجا ہے - ان کے ساتھ ملاقات میں پیپلز پارٹی کے وزیروں نے شکایتیں کیں کہ وزیر اعلیٰ تو کیا ہمارے سیکرٹری ہماری بات نہیں سنتے - وزیر اعلیٰ ہاؤس کی ہدایات پر بالا بالا عمل در آمد ہو جاتا ہے - اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا - وزیر بلدیات سید ناظم شاہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے میرے محکمے میں میری مرضی کے خلاف سیکرٹری مسلط کیا ہوا ہے - ڈی سی اور ایس پی ہماری بات نہیں سنتے نہ پولیس لفٹ کراتی ہے - اراکین نے پنجاب میں کسی سیاسی شخصیت کو گورنر بنانے کا مشورہ دیا - کارکنوں نے گلہ کیا کہ جونیجو لیگ والے موج بھی منا رہے ہیں اور پیسے بھی کما رہے ہیں - نواز لیگ کے آدمیوں کو جونیجو لیگ والے تحفظ دیتے ہیں -

○ مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف میں صلح ہی صلح ہے - میرا لاہور میں پیپلز پارٹی کے ارکان سے ملاقاتیں کرنا منظور و ٹو کے لئے کوئی خطرہ یا دھمکی نہیں -

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے وکلاء نے لاہور ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کے خلاف ایک درخواست دائر کر دی ہے - اس میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کا جج امپورٹ نہیں کیا جا سکتا - جج ٦٢ سال کا ہو جائے تو اسے گڈ بائی کہہ دیا جاتا ہے - ایک شخص دو کشتیوں کا سوار نہیں ہو سکتا - ایک شخص دو عدالتوں کا جج نہیں ہو سکتا -

○ مظفر آباد کے قریب تیل کے ڈپو میں دھماکوں کے بعد آگ لگ گئی ٢٠٠ کے قریب مکان اور دو کانیں تباہ ہو گئیں ایک ہزار مکانوں اور دکانوں کو جزوی نقصان پہنچا - کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا - ١٠ - افراد زخمی ہوئے -

○ سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے خلاف غداری کے مقدمہ میں سابق ایم پی اے ملک شہباز' فوزیہ بہرام اور وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی راجہ منور احمد گواہ بن گئے ہیں - تفتیشی افسر کو بیان میں گواہوں نے بتایا ہے کہ نواز شریف کے گھر ہونے والے فیصلے کے مطابق آٹھ بجے سیکرٹری اسمبلی کو ہوٹل میں سے گھر لا کر نوٹس وصول کرایا گیا - سیکرٹری کے گھر ٹی وی پر اسمبلی توڑے جانے کی خبر سن کر وائیں سیکرٹری پنجاب اسمبلی کو نواز شریف کے گھر لے آئے - وائیں نے یاسین وٹو سے صفحے تبدیل کرا کر سیکرٹری سے وصولی کا وقت دوپہر کا کرالیا -

○ پنجاب میں زرعی ٹیکس کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا ہے جس سے ٨٠ کروڑ روپے حاصل ہوں گے - وزیر اعظم کی ہدایات کی روشنی میں وفاقی حکومت اس رقم کی مساوی اضافی فنڈز فراہم کرے گی -

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ کسی سول جج کو مجھے نوٹس دینے کا اختیار نہیں ہے - یاد رہے کہ سول ججوں کے خلاف مسٹر موہل کے ایک بیان پر ایک سول جج نے ان کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا تھا -

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم "سیز فائر" کر کے مذاکرات پر آمادہ ہے تو پھر بات چیت ہو سکتی ہے تاہم انہوں نے کہا کہ فی الحال الطاف حسین سے براہ راست بات چیت مناسب نہیں - انہوں نے کہا کہ بھارت کراچی میں مشرقی پاکستان جیسی صورت حال پیدا کرنا چاہتا ہے - ہم کراچی کو مشرقی پاکستان بنانے کی سازش ناکام بنا دیں گے - مہاجر محب وطن ہیں وہ کراچی میں امن و امان کی بحالی میں حکومت کے ساتھ ہیں - انہوں نے کہا کہ الطاف کے خلاف مقدمات واپس نہیں ہوں گے - ایم کیو ایم کی دہشت گردانہ کارروائیوں کا تمام ریکارڈ موجود ہے - میں نے مہاجروں کو نہیں دہشت گردوں کو چوہے کہا ہے - کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں - مولانا صلاح الدین اور عظیم طارق کے قتل میں ایم کیو ایم کے لوگ ملوث ہیں - انہوں نے کہا کہ حکومت رہے یا نہ رہے ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گی -

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارت جنوبی ایشیا میں کشیدگی کا ذمہ دار ہے - کشمیری عوام آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں - سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق رائے شماری کرائی جائے -

○ نواز شریف کے چھوٹے بھائی عباس شریف اور ان کے بھتیجے حمزہ شہباز کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا - جیل سے باہر اراکین اسمبلی کے علاوہ سینکڑوں مسلم لیگی کارکن بھی موجود تھے - اس سے قبل درخواست ضمانت کی سماعت کے وقت بینکنگ ٹریبونل کے احاطے میں نعرے بازی کی گئی - یہاں پر بھی مسلم لیگ (ن) کے کئی کارکن اور لیڈر موجود تھے -

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ملک کا سودا کرنے والوں کا یہاں رہنا اجیرن بنا دیں گے - مسلم لیگ کو ڈرائنگ روم کی جماعت کہنے والے دیکھ لیں ہمارے کارکن کس طرح صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں -

○ قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے مطالبہ کیا ہے کہ کسی مہاجر کو سندھ کا وزیر اعلیٰ بنایا جائے کراچی پر کوئی بھی پارٹی تجویز دے اس پر غور ہونا چاہئے اپوزیشن کام نہ کرے تو قومی اسمبلی مردہ ہے -

○ امریکہ کے سفیر متعینہ پاکستان نے کہا ہے کہ کشمیر پر پاکستان اور امریکہ کا موقف ایک ہے - ہم مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل چاہتے ہیں - دونوں ملکوں میں مصالحت کروانے پر تیار ہیں - پاکستان کے بارے میں تمام امریکی شکوک و شبہات دور ہو چکے ہیں - انہوں نے کہا کہ گوادر میں ہمیں کوئی دلچسپی نہیں - قیمت لینے کے باوجود ایف سولہ طیارے نہ دینے کا افسوس ہے - انہوں نے کہا کہ پریسلر قانون میں ترمیم ہو رہی ہے پاکستان کی امداد جلد بحال ہو جائے گی -

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کا امکان ہر لمحہ رہتا ہے -

بھٹی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ½9 تا ا بجے شام 6 تا 9 بجے
دار الیمن ½7 تا ½9 بجے
ناغہ بروز جمعہ کا پہلا ٹائم - فون رہائش: 211186

کوٹھی برائے فروخت
بالکل نئی اور جدید ترین طرز تعمیر پر تیار شدہ کوٹھی رقبہ دس مرلہ - واقع محلہ ناصر آباد شرقی (متصل شکوہ پارک) 3 بیڈ رومز معہ ملحقہ باتھ رومز - کشادہ ٹی وی لاؤنج - ڈرائنگ ڈائننگ - چائنیز کچن - سٹور - گیراج اور کشادہ صحن کے ساتھ تمام جدید سہولتیں گیس بجلی پانی وغیرہ موجود ہیں - ذاتی نگرانی میں تیار شدہ ہر لحاظ سے اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر - فوری فروخت کرنا مطلوب ہے - رابطہ کیلئے
چوہدری مبشر احمد محمود 151 - ناصر آباد ربوہ (نزد شکوہ پارک) فون: 211311

فون: 211361
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
ڈیلر: پاک فین بے آواز - بے مثال - گارنٹی شدہ کراؤن سٹار فین عمدہ پائیدار - سامان وائرنگ ٹیوب لائٹ دستیاب ہے

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ٦٣٢٥٥١١
٦٣٢٠٣٤٤